© rasailojaraid.com

رپوتاژ

قاری صہیب احمد میر محمدی

فاضلینِ جامعہ لاہور الاسلامیہ کی رابطہ کونسل کا تیسرا اِجلاس

گزشتہ برس ۱۴؍ستمبر ۲۰۰۵ء مجلس التحقیق الاسلامی میں 'مجلس فضلاء جامعہ لاہور الاسلامیہ' کی بنیاد رکھی گئی ۔ اس سلسلے کا دوسرا اجلاس ۱۱؍دسمبر ۲۰۰۵ء اور تیسرا اجلاس ۷؍مئی ۲۰۰۶ء بمطابق ۹ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ کو اسی مقام پر منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی (رئیس جامعہ لاہور الاسلامیہ ورئیس مجلس التحقیق الاسلامی) کی زیر صدارت درج ذیل فضلاے جامعہ نے شرکت کی :

① مولانا محمد شفیق مدنی (نگران رابطہ کونسل ہذا) ② حافظ عبدالوحید (مدیر ہفت روزہ 'الاعتصام' لاہور)
③ راقم الحروف (مدیر مرکز الاصلاح، پھول نگر) ④ حافظ حسن مدنی (مدیر ماہنامہ 'محدث' لاہور)
⑤ عبدالصمد رفیق (مدرّس جامعہ مرأۃ القرآن شیخوپورہ) ⑥ محمد ابراہیم شاہین (سیکرٹری رابطہ کونسل)
⑦ محمد اکرم رحیل (مدیر مرکز ابن قیم الجوزیہ، دیپال پور) ⑧ محمد اصغر (لائبریرین مکتبہ رحمانیہ)
⑨ حافظ انس نضر مدنی (انچارج اسلامک انسٹیٹیوٹ) ⑩ محمد زبیر شاکر
⑪ حافظ حمزہ مدنی (مدیر کلیۃ القرآن بالجامعہ) ⑫ قاری خالد فاروق (ناظم دفتر کلیۃ القرآن)

اجلاس کی نقابت کے فرائض محترم حافظ عبدالوحید نے انجام دیے۔ مجلس کے آغاز کے لیے راقم کو تلاوت کے لئے کہا گیا۔ راقم نے سورۃ النبأ میں سے ﴿اِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ مَفَازًا﴾ سے آخر سورت تک تلاوت کی تاکہ ابتدا میں ہی یہ بات واضح ہوجائے کہ تقوے کے بغیر اصل مقاصد کا حصول ممکن نہیں۔ اس کے بعد افتتاحی کلمات میں حافظ عبدالوحید صاحب نے کہا:

ہمارا اجلاس ہر تین ماہ کے بعد ہونا قرار پایا تھا لیکن یہ تیسرا اجلاس بعض وجوہات کی بنا پر بروقت نہ ہوسکا جن میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مدیر 'محدث' حافظ حسن مدنی امریکہ کے ایک

مطالعاتی دورے کی غرض سے ملک سے باہر تھے۔ اُنہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ اس مجلس کے ثمرات دھیرے دھیرے سامنے آرہے ہیں جن میں سرفہرست فاضلین جامعہ کا مختلف مقامات پر بحیثیتِ اُستاد، امام مسجد اور خطیب تقرر ہے۔

بعد ازاں شیخ الجامعہ حافظ عبد الرحمٰن مدنی نے اپنے خطاب میں اس تیسرے مسلسل اجلاس کو بہت بڑی کامیابی قرار دیا۔ اُنہوں نے فرمایا کہ موسم کی شدت اور مصروفیات کے باوجود رابطہ کونسل کے تمام اراکین کا پہنچنا باعثِ مسرت ہے۔ جس طرح ٹرانسفارمر بجلی کا مرکز ہوتا ہے اور بجلی کو آگے منتقل کرتا ہے، اسی طرح ہمارا اکٹھا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہم میں قوت موجود ہے جو کہ دیگر فضلا تک خیر کو پہنچانے کے لئے معاون ثابت ہوگی۔

اُنہوں نے فرمایا کہ پچھلی مجلس میں ہم نے اُستاد کے حوالہ سے بات کی تھی، ہمارا آج کا پیغام شاگرد کے حوالے سے ہے کہ اساتذہ طلبا میں رغبت پیدا کریں۔ جتنی رغبت وہ پیدا کریں گے، ان کا تعلیمی نظام اتنا ہی ثمر آور اور علم نفع بخش ہوگا۔ ترغیب دلانے کے لئے اُستاد کا باہمت اور متحرک وفعال ہونا ضروری ہے۔ استاد کی رغبت میں کمی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے اداروں سے فارغ التحصیل طلبہ قومی دھارے سے کٹے ہوئے ہیں۔ عوام کی طلب اور ہوتی ہے اور ہم مدارس میں خطیب، قلم کار اور مدرّس بناتے ہیں جب کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ زندگی کے تمام شعبہ جات میں ہمارے فضلا ایک جزوِ نافع کی حیثیت سے ہر جگہ کام کریں تاکہ دینی اثرات زیادہ سے زیادہ پھیلیں اور دینی مسائل سے زیادہ سے زیادہ آگاہی ہو سکے جس کے لئے ہمیں مدارس ومراکز کی مرکزیت کو تقویت دینی چاہیے۔ اس سلسلے میں بنیادی چیز استاد کا اپنے شاگردوں میں کسی بھی چیز کی رغبت پیدا کرنا ہے۔ اس کے لئے مدرّسین ومبلغین کا باہم ایک مقصد کے لئے مربوط ہونا بھی ضروری ہے۔ مزید برآں ہمیں اپنے اداروں کو تخلیقی صلاحیتوں بلکہ بہتری اور عمدگی کے لئے دوسروں کا مطالعہ کرکے اپنے کام کو آگے بڑھانا چاہئے۔ کسی بھی مقصد کو حاصل کرنے کے تین ہی بنیادی عناصر ہوتے ہیں جو کہ قرونِ اولیٰ میں ہر شخص استعمال کرتا آیا ہے اور مطلوبہ نتائج بھی ان کے قدم چومتے رہے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1. محرک: تعلیم میں اصل محرک استاد ہوتا ہے۔ جب تک معلم ومدرّس کسی مسئلے میں ترغیب

www.KitaboSunnat.com

دینے میں کامیاب رہے، اس وقت تک اس چیز میں زندگی کی لہر موجود رہتی ہے اور یہی لہر منزل کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

❷ مسئلے کی شناخت : معلم کے بعد یہی وہ عنصر ہے جس کے بارے ہمیں زیادہ توجہ دینی چاہیے کہ آخر ملی دھارے میں ہم ایڈجسٹ کیوں نہیں ہو پا رہے، تاکہ اس میں مناسب تبدیلی کر کے مقاصد کو حاصل کیا جا سکے۔

❸ تیاری: آج کل مدارس و مراکز تیاری میں اپنی ساری صلاحیت کھپا رہے ہیں۔ اگر اس تیاری سے قبل محرک جو کہ معلم ہے اور مطلوبہ اہداف تک پہنچنے کے لئے جو مسائل ہیں، ان کا حل ہو جائے تو یہ تیاری ہمیں اللہ کی توفیق سے کھویا ہوا راستہ اور مقام دلا سکتی ہے۔ اس مقصد کے لئے محترم رئیس الجامعہ نے الیکٹرونک میڈیا کو اپنا استعمال میں لانے پر بھی زور دیا تاکہ دعوت کو بطریقِ احسن اور مطلوبہ تقاضوں کے مطابق پیش کیا جا سکے۔

☜ اس کے بعد راقم الحروف نے چند گذارشات پیش کیں کہ مدارس میں بعض کوتاہیوں کی وجہ دراصل اُستاد و شاگرد میں ہی موجود ہے، ہم طلبہ پر بہت ساری چیزیں مسلط کر دیتے ہیں جب کہ ان میں اکثر کا تعلق نظم اور استاد کی وقتی بے توجہی سے ہوتا ہے۔ اسی طرح آئندہ اجلاسوں میں ہم رابطے سے گزر کر ایک ایسا لائحہ عمل مرتب کریں جو مقاصد کے حصول میں ممد معاون ہو سکے۔

☜ جناب حافظ حسن مدنی نے سابقہ فیصلوں کے جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ ہمیں قلبی طور پر اس احساس کو پروان چڑھانا ہے کہ ہم نے اس مبارک کام کو ذمہ داری اور خوشدلی و فراخ قلبی سے ادا کرنا ہے تاکہ ہمیں اپنے افکار کی اجتماعیت کا اصل ثمر حاصل ہو سکے۔ رابطے کو مزید مستحکم بنانے کے لئے بھی ہمیں نئی تجاویز سامنے لانا چاہئیں اور اس کے مطابق فریم ورک تیار کر کے اپنی سرگرمیوں کو شروع کرنا چاہیے کیونکہ اس رابطہ کونسل کا مقصد انہی چند ارکین کو باہم مربوط کرنے تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ کونسل بنیادی طور پر ۳۰ برس میں تیار ہونے والے جامعہ کے تمام فضلا کو مفید و مؤثر بنانے کے لئے ان کے نمائندہ کے طور پر کام کر رہی ہے۔ ان کا ہدف جامعہ کے تمام فضلا کے ربط و نظم تک وسیع ہونا چاہئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

☜ رابطہ کونسل کے نگران مولانا محمد شفیق مدنی نے فرمایا کہ سب سے پہلے تو رابطے کی تکمیل ضروری ہے۔ کسی بھی مشن میں رابطہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جب تک ہر رکن ذاتی دلچسپی سے اس کام کو نہیں کرے گا، یہ کام نتیجہ خیز نہیں ہوگا۔ طلبہ میں رغبت وطلب کے حوالے سے اُنہوں نے فرمایا کہ عدمِ رغبت کی وجہ اصلاً تو اساتذہ ہی ہیں، اگر اساتذہ مخلصانہ کوششیں کریں اور معاشرے کے مسائل اور عہدِ حاضر کے فتنوں سے طلبہ کو آگاہ کریں اور ان کی ایمانی ذمہ داریوں کو اجاگر کریں اور توجہ دلائیں کہ اصل شے اسلامی روح اور اسلامی شعائر کو اختیار کرنا ہے اور ہماری اصل قوت اسلامی اقدار کو عملاً اپنے اور دوسروں پر لاگو کرنے میں ہے تو بجا طور پر ان میں رغبت وطلب بڑھ سکتی ہے۔ اس کی ضرورت کو بہتر بنانے کے لئے اُنہوں نے فرمایا کہ مدارس میں تدریسی مضامین میں جدید ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ مضامین کا اضافہ کرنا چاہیے اور طلبا کو ان کی صلاحیت کے مطابق تیار کیا جائے اور پھر اُنہیں عملی میدان مہیا کیا جائے۔

☜ اس کے بعد حافظ عبدالوحید صاحب نے ایک دقیق سوال اُٹھایا کہ آخر وہ مرکزی دھارا کیا ہے جس سے ہم دور نکل رہے ہیں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے شیخ الجامعہ نے فرمایا:

مرکزی دھارے سے مراد وہ مقتدر طبقہ ہے جو ہمارے معاشرے کا رخ موڑنے میں کردار ادا کرتا ہے۔ جن کا اپنا مالی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی نظام ہے جس میں وہ اپنے افراد کو کھپاتے ہیں۔ ہمیں بھی اپنے مدارس ومراکز میں اُنہیں چیلنجز کو سامنے رکھ کر ہر طبقہ کے لئے افراد کو تیار کرنا ہے اور اس وقت ایک ایسا دھارا، نظم اور معاشرہ تشکیل دینے کی شدید ضرورت ہے جو اسلامی ثقافت کا آئینہ دار ہو۔ ہمیں اپنے کام کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اس کی اہمیت وافادیت پر مطمئن رہنا چاہیے کیونکہ نبی ﷺ نے حصر کے ساتھ فرمایا: «إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا» ہم ایک مثالی نظام کے انتظار میں کچھ کر نہ سکیں تو اس سے کہیں بہتر ہے کہ کام کا آغاز کر دیا جائے اور اس کیلئے اصل بنیاد تعلیمی ادارہ ہی ہوسکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہودیوں نے عبرانیہ یونیورسٹی سے اپنے کام کا آغاز کیا اور آغا خانیوں نے میڈیکل کالج سے اپنا کام شروع کیا۔

اس کے بعد راقم نے اپنی رائے پیش کی اگر ہم اپنے کام پر اعتماد کرلیں اور قابل افراد تیار کرلیں تو یہی سب سے بڑی قوت ہے۔ اللہ کے بعد اس پر اعتماد کرتے ہوئے اس قوت کو فروغ دینا چاہیے اور تعلیم ویسے بھی مسلسل جدوجہد کا نام ہے جبکہ ابلاغ یک بارگی کسی چیز کو

© rasailojaraid.com

آگے پہچانا ہوتا ہے۔ اس پر بھر پور محنت کرنے کی ضرورت ہے بلکہ اُستاد کو کھلی کتاب ہونا چاہیے۔ اگر وہ خود وقت کی پابندی اور عرق ریزی سے کام کرے گا تو طلبہ خود بخود اس خوبی کو اپنے اندر پیدا کریں گے لیکن چونکہ جن صلاحیتوں کی خواہشات طلبا اور تعلیمی نظام سے کی جاتی ہیں، نہ تو اس نظام کو وہ معیار دیا جاتا ہے اور نہ ہی معیار بن کر دکھایا جاتا ہے نتیجۃً فاقد الشیئ لا یعطیه" کے مقولہ کے مطابق محض نظریات باقی رہ جاتے ہیں اور عملی صورت مفقود ہو جاتی ہے لیکن اس کا یہ مقصد یہ بھی نہیں کہ ابلاغ ومیڈیا کو چھوڑ دیا جائے بلکہ اپنے کام کو مزید آگے تک پہنچانے کے لئے ہر ممکن میڈیا کو استعمال کرنا چاہیے اور اپنے عظیم کام کو وسعت دینے کے لئے میڈیا ایک اہم وسیلہ ہے لیکن اس کی تاثیر کو دیکھ کر اپنے کام کو حقیر جاننا بھی مناسب نہیں، البتہ ہمیں آگے بڑھنے کے لئے دوسروں سے بھی سیکھنا چاہئے۔

☜ اس کے بعد حافظ حمزہ مدنی صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کی ضرورتیں ایک بہت وسیع موضوع ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت دنیا کی آبادی کم وبیش ۶/ارب ہے اور ہم نے مدارس میں اپنے نصاب میں ساڑھے چار ارب لوگوں جو کہ غیر مسلم ہیں، ان کے لئے کوئی بھی کتاب نہیں رکھی بلکہ ہم اپنے ماحول کے مطابق ہی مدارس چلا رہے ہیں چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان لوگوں کو بھی قریب کرنے اور اثباتِ دین کے لئے بھی ہمیں نصاب میں اضافہ کرنا ہوگا، اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کا بھی یہ تقاضا ہے۔

☜ مولانا ابراہیم شاہین (سیکرٹری رابطہ کونسل) نے سابقہ فیصلوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ کام کی رفتار تسلی بخش ہے۔ اس مجلس کے قیام کے بعد کئی جگہوں پر جامعہ کے فضلا کا تعین ممکن ہوا ہے، لوگ بھی اس سلسلے میں رابطہ کرتے رہتے ہیں اور جلد از جلد فاضلین جامعہ کی ڈائریکٹری مکمل کر دی جائے گی۔ بعد ازاں اُنہوں نے تمام اراکین کو ڈائریکٹری کی ایک ایک کاپی مہیا کی تاکہ دیگر فاضلین کے پتہ جات بھی مکمل کئے جاسکیں اور یہ گذارش کی کہ فضلا کی سرگرمیوں کی مزید رپورٹیں بھی دفتر جامعہ میں فوراً بھجوائی جائیں۔

مجلس فضلاء جامعہ کے فیصلے

① رابطہ کونسل کی مجالس ہر تین ماہ بعد ہوں گی، چنانچہ اگلی مجلس کے لئے بروز اتوار صبح دس بجے ۲۰/اگست ۲۰۰۶ء کا دن متعین کیا گیا۔